IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

URDU B – HIGHER LEVEL – PAPER 1
OURDOU B – NIVEAU SUPÉRIEUR – ÉPREUVE 1
URDU B – NIVEL SUPERIOR – PRUEBA 1

Thursday 8 May 2003 (afternoon)
Jeudi 8 mai 2003 (après-midi)
Jueves 8 de mayo de 2003 (tarde)

1 h 30 m

TEXT BOOKLET – INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this booklet until instructed to do so.
- This booklet contains all of the texts required for Paper 1 (Text handling).
- Answer the questions in the Question and Answer Booklet provided.

LIVRET DE TEXTES – INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- Ne pas ouvrir ce livret avant d'y être autorisé.
- Ce livret contient tous les textes nécessaires à l'épreuve 1 (Lecture interactive).
- Répondre à toutes les questions dans le livret de questions et réponses.

CUADERNO DE TEXTOS – INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra este cuaderno hasta que se lo autoricen.
- Este cuaderno contiene todos los textos requeridos para la Prueba 1 (Manejo y comprensión de textos).
- Conteste todas las preguntas en el cuaderno de preguntas y respuestas.

اقتباسِ الف

مندرجہ ذیل نظم کو پڑھنے کے بعد آگے دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے۔

الف نئی تھی پوشاک ہر شجر کی بدل گئی شکل خشک و تر کی
ہوا نے جب عام یہ خبر کی بہار آئی، بہار آئی
بہار آئی، بہار آئی

ب جو ساز چشموں کے بج رہے ہیں تو باغ پھولوں سے سج رہے ہیں
خزاں کے انداز تج رہے ہیں کہ اب ہے فصلِ بہار آئی
بہار آئی، بہار آئی

پ جو بلبلوں نے زبان کھولی ہے دوست تو، فاختہ بھی بولی
اُدھر سے اِک قمریوں کی ٹولی قطار اندر قطار آئی
بہار آئی ، بہار آئی

ج چمن میں سبزے کا لہلہانا حسین کلیوں کا مسکرانا
خوشی سے بچوں کا کھلکھلانا لئیے مناظر ہزار آئی
بہار آئی بہار آئی

د جوان تانیں اُڑا رہے ہیں بزرگ بھی مسکرا رہے ہیں
سب اِس کی خوشیاں منا رہے ہیں یہ سب کا بن کر قرار آئی
بہار آئی بہار آئی

اقتباس ب — ممبئی کے بازار

ذیل کے اقتباس ب کے مطالعہ کے بعد آگے دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے

اقتباس ب

ذیل کے اقتباس کے مطالعہ کے بعد آگے دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے۔

ممبئی کے چور بازار اور دہلی کے لال قلعہ کے عقب میں ہر جمعہ اور اتوار کو پرانے سامان کی فروخت کے لئے لگنے والے بازاروں کی طرح پونے کا جونا بازار خاصا مشہور ہے۔ ہر طرح کا سامان بیچنے والے اس بازار کو پونے میونسپل کارپوریشن کا قانونی تحفظ حاصل ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی بلڈنگ سے لے کر پونے ریلوے اسٹیشن کے راستہ میں واقع منگلوار پیٹھ پر ہر بدھ اور اتوار کو تقریباً ۲ ہزار دکانیں لگائی جاتی ہیں۔ جہاں سوئی سے لے کر ٹیلیویژن، فریج، پرانے کمپیوٹر اور زیروکس مشین تک فروخت کی جاتی ہیں۔ ریڈی میڈ کپڑے، جوتے چپل بلکہ روزمرّہ کی ضرورت کی ہر چیز آسانی سے یہاں مل جاتی ہے۔ کچھ اشیاء نئی بھی ہوتی ہیں لیکن عام بازار سے ان کی قیمت ۲۰، ۲۵ روپے کم ہی ہوتی ہے۔

صبح آٹھ بجے سے رات نو بجے تک یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں رہتی ہے۔ شہر ہی نہیں بلکہ پمپری، چنچوڑ، ہڑپ سر اور آس پاس کے دیگر علاقوں سے بھی لوگ یہاں خریداری کے لئے آتے ہیں۔ منگلوار پیٹھ پر لگنے والے اس جونا بازار کے لئے عام سڑک کا نصف حصّہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اور موٹر گاڑیاں دوسرے راستے سے آتی جاتی ہیں اس سڑک کے دونوں طرف جھونپڑ پٹی ہے۔ اس بستی کے زیادہ تر مرد جونا بازار میں دکانیں لگاتے ہیں۔

۳۵ سالہ راجو بھائی عرف حنیف نے اپنے والد کے ساتھ بچپن سے یہ کاروبار شروع کر دیا تھا۔ پہلے ان کے والد ہارڈویر کا سامان بیچتے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اُن میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ راجو کے مطابق وہ بدھ اور اتوار کو منگلوار پیٹھ پر دکان لگانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ بقیہ دنوں میں پرانا سامان خریدتے رہتے ہیں۔ راجو بھائی یہاں اپنی بیوی اور چھ بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہفتے میں دو دن جونا بازار میں اتنی آمدنی ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا گھر چلا لیتے ہیں ان کے بچے قریب میں واقع میونسپل اردو اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق اس بازار کو سو سال ہو چکے ہیں۔ پہلے اس بازار میں پونے کے دیہی علاقوں کے دیہاتی خریداری کے لئے آتے تھے۔ اپنی روزمرّہ کی ضرورت کی اشیاء خرید کر لے جاتے تھے۔ جونا بازار کے کئی دکاندار ممبئی اور تھانے کی سڑکوں پر گھومتے ہیں۔ وہاں سے حاصل ہونے والا سامان اونے پونے داموں میں خرید کر جونا بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ ممبئی سے پرانے ٹی وی، موٹر پارٹس اور کپڑے خرید کر لائے جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ الیکٹرونک اشیاء بنانے والے یہاں سے پرانا سامان خرید کر لے جاتے ہیں اور ان کی مرمت کرنے کے بعد اچھے داموں میں فروخت کر دیتے ہیں۔ ممبئی اور دہلی کے بازاروں سے یہ بازار چھوٹا ہے لیکن اس کی رونق ان سے کچھ کم نظر نہیں آتی۔

اقتباس ج

اردو ادب

ا۔ ہندوستان اور پاکستان کے بعد برطانیہ اردو زبان اور ادب کا دوسرا اہم مرکز ہے۔ یہاں آئے دِن سیمینار، مشاعرے اور ادبی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں کے بہت سے اسکولوں میں اُردو ماڈرن غیر ملکی زبان کے طور پر جی ایس ای، اے ایس اور اے لیول کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ ٹی وی پر بہت سے سکائی چینل ہیں جہاں سے لوگ اردو زبان سے مستفید ہوتے ہیں۔ آجکل تو انٹرنیٹ پر بھی اردو میں بہت سی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ چند سال پہلے لندن مشہور شاعر جوش ملیح آبادی پر ایک شاندار سیمینار اور مشاعرہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں ہندوپاک کے صفِ اول کے دانشوروں نے شرکت کی تھی۔ اِس سیمینار کے بعد کئی ایسے سیمینار ہوئے جن میں مغرب میں اُردو کے مستقبل پر روشنی ڈالی گئی۔ ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۲ کو لندن کے ہیروٹرینگ سنٹر میں بیسویں صدی کے ممتاز شاعر اور نثر نگار علامہ جمیل مظہری پر ایک سیمینار منعقد ہوا، جس میں ہندوستان سے پروفیسر جگن ناتھ آزاد اور ڈاکٹر خلیق انجم کے علاوہ برطانیہ کے ہر بڑے شہر سے کئی خواتین وحضرات نے اس شرکت کی، جس کا اہتمام لندن کی اُردو اکیڈمی۔ ماہنامہ. صدا. اور ہفت روزہ, نیشن, نے کیا تھا۔ اس میں ہیرو کونسل کے کونسلر Steve نے بھی برطانیہ مین بسنے والے مقامی لوگوں کے رنگ ونسل کے اختلاف اور ان کے کلچر کے موضوع پر تقریر کی۔

۲۔ سیمینار کی نظامت رشید منظر صاحب اور اس کا آغاز دُردانہ انصاری صاحبہ نے علامہ مظہری کی لکھی ہوئی حمد سے کیا۔ اس سیمینار میں ڈاکٹر اقبال مرزا نے جگن ناتھ آزاد صاحب کی شخصیت پر تقریر کی کہ پاکستان کا قومی ترانہ لکھنے والے یہی حضرت ہیں جو ۱۹۴۷ سے ۱۹۴۸ تک پاکستان میں گایا گیا۔ آجکل جو ترانہ آپ سُنتے ہیں اس کے لکھنے والے محترم حفیظ جالندھری ہیں۔ یہ سُن کرہال تالیوں سے گونج اٹھا اور سامعین کھڑے ہو گئے۔ اس تعارف کے بعد اقبال صاحب نے علامہ مظہری کیادلی خدمات پر تقریر کی۔

۳۔ سیمینار کے بعد مشاعرے کی محفل میں پروفیسر جگن ناتھ آزاد سے سامعین نے جس جس غزل کی فرمائش کی۔ انہوں نے سُنائی۔ آزاد کے علاوہ کئی شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ یہ مشاعرہ لکھنو، کراچی اور لاہور کے مشاعروں کی طرح شاندار رہا۔

اقتباس د ممبئی کے علاقے کے کھیل!

مندرجہ ذیل اقتباس کو پڑھ کر سوالات کے جوابات حل کیجئے۔

ا۔ ممبئی کے دواہم علاقے قلابہ اور مدن پورہ فٹ بال کے لیئے مشہور رہے ہیں۔مدن پورہ میں اس کھیل (فٹ بال) کا رواج انگریزوں کا مرہونِ منت ہے۔ کسی دور میں یہاں انگریزوں کی کثیر آبادی تھی۔انھوں نے یہاں ایک فٹ بال میدان کی بنیاد رکھی، جووائی۔ایم۔سی۔اے۔کلب کے نام سے منسوب ہے۔یہاں دوبڑی عمارتیں بھی تھیں جواسی نام سے مشہور تھیں۔ان کے اراکین محض انگریز ہی ہوا کرتے تھے۔ایک کلب قلابہ بھی تھا۔ممبئی میں انگریز تفریح کی غرض سے آتے تو اسی کلب میں قیام کرتے، فٹ بال کھیلتے۔اس طرح مدن پورہ میں فٹ بال کا وجود آیا۔اس کھیل سے یہاں کے کھلاڑیوں نے اپنی بہترین کارکردگی سے ملک وقوم کانام روشن کیاہے۔آج یہاں کے زیادہ تر کھلاڑی قومی سطح پر مشہور کمپنیوں کے لیئے کام کر رہے ہیں

۲۔مدن پورہ اور مومن پورہ کے علاقوں میں کئی اسپورٹس کلب قائم ہو چکے ہیں۔ جن کے زیراہتمام بہت سے بچے اس کھیل کی تربیت حاصل کررہے ہیں۔ کئی کھلاڑیوں کو روزگار مل گیاہے۔لوگ خوشحال ہوگئے ہیں۔ مختصر یہ کہ فٹ بال کے میدان میں مدن پورہ کی نمائندگی قابلِ ذکر ہے۔ متعدد ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں سے ایک صاحب (یوسف) نے کہاہے، کہ اس کھیل نے جو عزت دی ہے اس کا میں بہت مشکور رہوں گا۔کوریا، بیروت، ملیشیا، لبنان، بنگلہ دیش، پاکستان، سری لنکا اور کئی اور دوسرے ملکوں کا دورہ بھی اسی کھیل کی وجہ سے کرچکا ہوں۔

۳۔فٹ بال کے کوچ انصاری محمد صابر نے کہاہے کہ برائی اور جرائم کو روکنے کا یہ آسان ذریعہ ہے۔ کھیل سے ہم بچوں کو آدابِ زندگی، بھائی چارے، اخلاص اور محبت کادرس بھی دیتے ہیں۔ہمارا مقصد کھیل کے ساتھ بچوں میں تہذیب وتمدن کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ان میں کھیلوں کے بارے میں بیداری پیدا ہوتی ہے۔میں ملن اسپورٹس کلب کا سربراہ ہوں اور ہمیشہ اسپورٹس کے لیئے سرگرمِ عمل رہتاہوں۔

۴ابھی حال ہی میں دہلی میں ۱۵سال۔۔۔ مثال عمر۔(۵۶) کے کھلاڑیوں کے لیئے کھیلوں کاایک مقابلہ ہوا۔
جس (۵۷) ایک باصلاحیت کھلاڑی محمد عبید (۵۸) اپنی صلاحیتوں کو بروئے کارلاتے ہوئے ایک لاکھ روپے کا انعام حاصل کیا اور پورے ملک (۵۹) نمائندگی کرنے والے کھلاڑیوں میں نمایاں مقام پایا۔ انہوں نے کہاکہ میں اپنی خوشی (۶۰) اظہار نہیں کرسکتا۔میں تعلیم اور کھیل دونوں پر مساوی توجہ دینے کے حق میں ہوں۔